۱۲ ذوالحجہ ۱۴۴۷ھ / 29 مئی 2026ء

نعمتِ طعام پر شکرِ مدام



مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QR code سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖ o اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا o ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا o فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا حَبًّا o وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا o وَّزَیۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا o وَّحَدَآئِقَ غُلۡبًا o وَّفَاکِہَۃً وَّاَبًّا o مَّتَاعًا لَّکُمۡ وَلِاَنۡعَامِکُمۡ o [عبس80:24-32]

ربِّ کریم کے احسانات ہر بندے پر ہی اتنے عظیم ہیں کہ انسان جس نعمت ونوازش میں بھی گہرا غور کرے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہی سب سے بڑا اِنعام ہے۔ پھر اِن عظیم الشان عِنایات کو شمار کرنا تو کسی کے بس کی بات ہی نہیں۔

مالکِ کریم کی کرم نوازیاں انسان کے گِرد وپیش میں بھی جلوہ گر ہیں اور خود اُس کی اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی اتنی نشانیاں، نعمتیں اور مہربانیاں موجود ہیں کہ اگر بندہ صرف اُنہی میں غور وفکر کرے تو اُس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اور اسباب کی دُنیا میں اِس کے بغیر زندگی کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا، بندہ ہر روز دن میں کئی مرتبہ نعمتِ طعام سے فائدہ اُٹھاتا ہے، مگر کم ہی لوگ کھا کر شکر گزار بنتے ہیں، پھر کھانے میں غور وفکر کرکے معرفتِ الٰہیہ حاصل کرنے والے تو شاید سینکڑوں میں ایک آدھ ہی ہوں گے۔ کتنی بڑی غفلت ہے کہ بندہ ربِّ کریم کے احسانات کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے اور ہر لمحہ اُس کی نعمتوں سے فیض یاب ہوتا ہے، مگر عِنایات میں غور وفکر کرکے احسان فرمانے والے مہربان ربّ کی معرفت حاصل کرنے اور اُس کا شکر گزار بننے کی طرف توجّہ نہیں کرتا۔

جہاں قربانی خلیل الرحمٰن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنّت ہے وہاں نعمتِ طعام پر شکر گزاری اور احسان مندی بھی ابراہیمی تربیت کا اہم حصّہ ہے۔ قرآنِ مجید کے مطابق آپ نے رب العالمین جَلَّ شَانُہٗ کی تعریف وتوصیف کا آغاز یوں فرمایا:

- اَلَّذِیۡ خَلَقَنِیۡ فَہُوَ یَہۡدِیۡنِ۔ ”جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے ہدایت دیتا ہے۔“
- وَالَّذِیۡ ہُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَیَسۡقِیۡنِ۔ ”اور جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“ [الشعراء26:78، 79]

آج ایّامِ تشریق کا دوسرا دن ہے اور حدیثِ پاک میں ایامِ تشریق کو کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن قرار دیا گیا ہے۔[1] اِس مناسبت سے اگر ہم نعمتِ طعام میں غور کرنے اور کھا کر ادائیگیِ شکر کے ذریعے ذکرِ الٰہی کی عادت بنائیں تو اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ عمل ہماری زندگیوں میں مثبت تبدیلی کا بہترین ذریعہ ہوگا۔

چنانچہ آج کا خطبہ ”نعمتِ طعام پر شکرِ مُدام“ کے عنوان سے ہوگا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] صحیح مسلم، حدیث:1141۔ سنن ابوداؤد، حدیث:2813

نعمتِ طعام پر شکر

ربِّ کریم کی عطا کردہ نعمتیں شریعت کے مطابق کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اچھی نیت ہو تو کھانے پینے پر بھی ثواب کی اُمید ہے، تاہم نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں ہر گز سُستی نہیں کرنی چاہیے؛ کیونکہ ناشکری بہت بڑی آفت ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ خلافِ معمول دولت خانے سے باہَر تشریف لائے تو اچانک سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہو گئی۔ حضورِ اقدس ﷺ نے پوچھا کہ اِس وقت آپ اپنے گھروں سے باہَر کیوں آئے ہیں؟ اُنھوں نے بتایا کہ بھوک کی شدت تھی۔ (بھوک کی وجہ سے عبادت میں کامل یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی تھی؛ اِس لیے رزقِ حلال کی تلاش میں نکلے ہیں) رسولِ کریم ﷺ نے (تسلّی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کے لیے) ارشاد فرمایا: وَأَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَأَخْرَجَنِيَ الَّذِيْ أَخْرَجَكُمَا۔ یعنی "قسم بخدا! مَیں بھی اِسی بھوک کی وجہ سے باہَر آیا ہوں۔"

پھر تینوں حضرات ایک جلیل القدر انصاری صحابی سیدنا ابو الہیثم مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو خوشی سے جھوم اُٹھے اور آپ ﷺ کے ساتھ لپٹ کر عرض کرنے لگے: میرے ماں باپ حضور پر قربان! نیز کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِّنِّيْ۔ یعنی الحمد للہ! آج کائنات کے سب سے معزّز مہمان میرے پاس جلوہ نُما ہیں۔

پھر وہ آپ ﷺ کو اپنے باغ میں لے گئے، دستر خوان بچھایا اور کھجوروں کا ایک بڑا خوشہ لا کر پیش کیا، جس میں خشک اور تازہ دونوں قسم کی کھجوریں موجود تھیں۔ عرض کی: میں نے مختلف قسم کی کھجوریں اِس لیے پیش کی ہیں؛ تاکہ آپ اپنی پسند کے مطابق تناوُل فرمائیں۔ پھر اُنھوں نے بکری ذَبح کرنے کے لیے چھری اُٹھائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ! یعنی "دودھ دینے والی بکری ذبح نہ کرنا! (کوئی اور کر لو!)" چنانچہ اُنھوں نے دوسری بکری ذَبح کر کے اُس کا گوشت تیار کیا اور خدمتِ اقدس میں پیش کر دیا۔

اِس واقعہ کے تذکرے سے اصل مقصود یہ ہے کہ جب سب حضرات کھجوریں تناوُل فرما چکے، گوشت کھا لیا اور پانی نوش کر لیا تو آپ ﷺ نے سیدنا صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مخاطِب ہو کر فرمایا:

- وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! روزِ قیامت (اظہارِ احسان کے لیے) تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔"
- أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ۔ یعنی "تم بھوک کی شدّت کے سبب اپنے گھروں سے نکلے تھے، پھر واپس لوٹنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ نعمتیں عطا فرمائیں۔"

(صحیح مسلم، حدیث: 2038۔ جامع ترمذی، حدیث: 2369۔ تشریح مأخوذ از مرقاۃ و مرآۃ)

نعمتِ طعام میں غور و فِکر

دینِ متین تعلیم فرماتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کریں؛ کیونکہ اِس سے دل میں ربِّ کریم کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، اُس کی عظَمت کا احساس بڑھتا ہے اور شکر کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ مَحبَّتِ الٰہی، اِحساسِ عظَمت اور جذبۂ شکر گزاری وہ عظیم نعمتیں ہیں جن کے ذریعے ایمان کی چاشنی اور اُس میں ترقّی نصیب ہوتی ہے۔

ربِّ کریم نے بالخصوص کھانے کی نعمتوں میں غور کرنے سے متعلق فرمایا:

- فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ o اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا o ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا o ”تو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانوں کو دیکھے / کھانوں میں غور کرے o کہ ہم نے پانی خوب برسایا o پھر زمین کو اچھی طرح چیرا o“
- فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا o وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا o وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا o وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا o وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا o یعنی ”تو اُس میں غلہ اُگایا o اور انگور اور چارا پیدا فرمایا o اور زیتون اور کھجور کو تخلیق فرمایا o اور گھنے باغ o اور میوے اور گھاس کو پیدا کیا o“
- مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ o ”تمہیں اور تمہارے مویشیوں کو فائدہ عطا کرنے کے لیے o“ [عبس 80:24-32]

یعنی انسان کو غور کرنا چاہیے کہ ربِّ ذوالجلال نے کس قدر حیرت انگیز انداز میں اُس کے کھانے کا نظام قائم فرمایا ہے! چنانچہ جس رب تعالیٰ نے احسان فرماتے ہوئے ایسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اُس کی عبادت و شکر گزاری سے منہ پھیرنا اور اُس پر ایمان قبول نہ کرنا کسی عقل مند کو زیب نہیں دیتا۔

کھانے کی نعمتوں میں غور کرنے سے شکر کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور قرآنِ حکیم نے کئی مقامات پر خصوصیت کے ساتھ کھانے پینے کی نعمتوں پر شکر کی تاکید فرمائی ہے۔ ایک آیتِ مبارکہ میں یہ حسین کلمات ارشاد ہوئے: فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۔ ”پس اے مسلمانو! اللہ کے دیے ہوئے حلال پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ! اور اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو تو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو!“ [النحل 16:114]

یہ حقیقت ہے کہ انسان ”کھانے کی فکر“ تو بہت کرتا ہے، مگر ”کھانے میں غور و فکر“ نہیں کرتا، حالانکہ اُسے رزق کے حوالے سے فکر مند ہونے کی ضرورت ہی نہیں؛ کیونکہ ہر جان دار کا رِزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھا ہے،[1] یہ فکر تو فُضول سر دردی ہے، ضرورت تو اِس بات کی ہے کہ بندہ ربِّ کریم کی عطا کردہ نعمتِ طعام میں غور کر کے اُس کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

چنانچہ کھانے پینے کے اِن مبارک دنوں میں نعمتوں پر غور کے ذریعے شکر اور ذِکرِ الٰہی کی سعادت بھی حاصل کرنی چاہیے۔

---

[1] ھود 11:6

نعمتِ طعام سے متعلق احساناتِ ربّانیہ

اگر بندہ نعمتِ طعام سے متعلق ربِّ کریم کے بنائے ہوئے نظام پر غور کرے تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ ایک وقت کے کھانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں، جنہیں شمار کرنا انسان کے بس میں نہیں۔ غور کیجیے!

- کھانے کی تخلیق وایجاد میں کئی ایسی حقیقتیں ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہیں اور بندہ اُن میں کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ مثلاً:
  - پیداوار کے لیے آسمان سے بارش نازل فرمائی اور زمین میں اُسے اپنے اندر جذب کر کے محفوظ کرنے کی صلاحیت پیدا کی۔
  - زمین میں غلہ اُگانے کی صلاحیت رکھی، پھر اُس سے مختلف قسم کے اناج، پھل، سبزیاں اور دیگر غذائیں پیدا فرمائیں۔
  - سورج کی مناسب حرارت اور موسموں کے نظام کے ذریعے اُنھیں پکنے کے قابل بنایا۔
  - یوں ہی گوشت کی نعمت کے لیے کئی قسم کے جانور پیدا فرمائے اور اُن کا گوشت ہمارے لیے حلال فرمایا۔
  - اِسی طرح سمندروں اور دریاؤں میں بے شمار مچھلیاں پیدا فرمائیں اور ہمیں اُن سے فائدہ اُٹھانے کی اجازت عطا فرمائی۔
  - مزید یہ کہ کھانے میں لذّت، خوشبو اور ذائقہ وغیرہ پیدا فرمایا؛ تاکہ انسان راحت وسُکون کے ساتھ اِس عظیم الشان نعمت سے فائدہ اُٹھا سکے۔
- تخلیق کے بعد ہمیں اُس کھانے کی فراہمی میں بھی کئی احساناتِ الٰہیہ ہیں۔ مثلاً:
  - ربِّ کریم نے ہمیں حصولِ رزق کے لیے کوشش کرنے کی طاقت، عقل اور دیگر اسباب عطا کیے۔
  - جانوروں اور مچھلیوں وغیرہ کو ہمارے قابو میں دیا؛ تاکہ ہم اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں۔
  - پھر اُس رزق کو ہمارے لیے میسَّر فرمایا اور ہمیں اُس کا مالک بنایا۔
- فراہمی کے بعد اُسے اپنے اندر لے جانے کے حوالے سے بھی متعدّد انعاماتِ ربانیہ ہیں۔ مثال کے طور پر:
  - اُن بیماریوں، رکاوٹوں اور آفات سے محفوظ رکھا جو انسان کو نعمتِ طعام سے محروم کر دیتی ہیں۔
  - نوالہ منہ تک لے جانے کے لیے ہاتھ عطا کیے، اُسے چبانے کے لیے دانت دیے، ذائقہ محسوس کرنے کے لیے زبان عطا کی اور نگلنے کے لیے گلے کا بہترین نظام بنایا۔
- جب کھانا جسم کے اندر پہنچتا ہے تو اُس سے نفع پہنچنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بے شمار جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً:
  - غذا کو ہضم کرنے اور اُس سے توانائی حاصل کرنے کے لیے معدہ، جگر، آنتوں اور دیگر اندرونی اعضا کو سلامت رکھا۔
  - پھر غذا کے مفید اجزا کو جسم کے مختلف حصّوں تک پہنچانے اور نقصان دہ چیزوں کو خارج کرنے کا ایسا حیرت انگیز نظام بنایا جو انسان کی عقل کو دنگ کر دیتا ہے۔

آداب پر عمل کے ذریعے شکرِ طعام

شکر گزاری میں یہ بات بہت اہم ہے کہ نعمت کو اُس طرح استعمال کیا جائے جس طرح نعمت عطا کرنے والا ربِّ کریم پسند فرماتا ہے؛ کیونکہ نعمت کو مُنعِم کی مرضی کے خلاف استعمال کرنا بدترین ناشکری واحسان فراموشی ہے۔ چنانچہ نعمتِ طعام کا شکر ادا کرنے کے لیے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مبارکہ کے مطابق کھانا چاہیے، یہ شکر گزاری کا بہت حسین طریقہ ہے۔ چند سنتیں یہ ہیں:

آغاز میں تسمیہ: اُمُّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ! "جب تم میں سے کوئی کھانے کا ارادہ کرے تو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔"
- فَإِنْ نَّسِيَ فِيْ أَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ فِيْ أَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔ "اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (یاد آنے پر) یوں کہے: بِسْمِ اللهِ فِيْ أَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔"[1] (المستدرک علی الصحیحین، حدیث: 7087۔ جامع ترمذی: 1858۔ سنن ابو داؤد: 3767، صحیح لغیرہ)

ہاتھ دھونا: انسان کے پیٹ میں زیادہ تر نقصان دہ جراثیم کھانے کے ذریعے پہنچتے ہیں؛ اِسی لیے ڈاکٹرز کھانے سے پہلے صابن سے ہاتھ دھونے کی تاکید کرتے ہیں۔ اگر سنت پر عمل کے لیے ہاتھ دھونے کی عادت ڈال لیں تو عظیم ثواب بھی حاصل ہوگا۔

سیدنا سَلمان فارِسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزشتہ آسمانی کتابوں کا علم رکھتے تھے۔ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔ یعنی یارسول اللہ، صلّی اللہ علیک وسلّم! مَیں نے (اسلام قبول کرنے سے پہلے) تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وُضو کرنا (ہاتھ دھونا اور کلّی کرنا) باعثِ برکت ہے۔ (کیا یہ بات صحیح ہے؟) فرمایا: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔ یعنی "کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے جائیں اور کلّی کی جائے اور کھانے کے بعد بھی ایسا کیا جائے۔" (جامع ترمذی: 1846۔ سنن ابو داؤد: 3761، قال المنذری فی الترغیب والترھیب [109/3]: لَا يَخْرُجُ الْإِسْنَادُ عَنْ حَدِّ الْحُسْنِ)

شِکَم سیری سے اجتناب: سنّت یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے کی عادت نہ ڈالی جائے، کچھ بھوک باقی رہنی چاہیے۔

سیدنا مِقدام بن مَعدی کَرِب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ عالَم ﷺ نے فرمایا: بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ أُكُلَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِّطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِّشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِّنَفَسِهٖ۔ "انسان کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اُس کی پشت سیدھی رکھیں (جن سے عبادت وطاعت اور کسبِ حلال کی قوت حاصل ہو جائے)، اگر زیادہ کھانا ہی ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک حصّہ کھانے کے لیے، ایک حصّہ پانی کے لیے اور ایک حصّہ سانس کے لیے۔" (جامع ترمذی، حدیث: 2380، حدیث صحیح)

---

[1] علما نے فرمایا: "بسم اللہ" قرآنِ مجید کی ایک آیت ہے؛ لہٰذا معلوم ہوا کہ کھانا پاس رکھ کر قرآنی آیات، مقدس کلمات پڑھنا اور دعا کرنا مستحب عمل ہے۔

نقصان دہ چیزوں سے پرہیز: پرہیز علاج سے بہتر ہے، بلکہ اگر بندہ احتیاط کرے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے بھی احتیاط کا حکم فرمایا ہے۔

رشتہ کے اعتبار سے نبیِ اکرم ﷺ کی خالہ سیدتنا اُمِّ مُنذِر انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، مولَی المسلمین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کی ہمراہی حاصل تھی۔ ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، رسولِ اکرم ﷺ اُنھیں تناوُل فرمانا شروع کیا تو حضرت علی بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے، آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَاقِهٌ۔ "اے علی! رُک جاؤ؛ ابھی تم مکمل صحت یاب نہیں ہوئے (کھجور تمہارے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے)۔" حضرت علی رُک گئے، جب کہ رسول اللہ ﷺ تناول فرماتے رہے۔ سیدتنا اُمِّ مُنذِر نے فرمایا: مَیں نے ان کے لیے چُقَنْدَر[1] اور جَو (سے کھانا/سِیرا) تیار کیا تو نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: يَا عَلِيُّ! مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ؛ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ۔ "اے علی! اِس میں سے کھاؤ؛ کہ یہ تمہارے موافق ہے۔"

(جامع ترمذی، حدیث: 2037، وقال: حسن غریب۔ سنن ابو داوٗد، حدیث: 3856)

اِسراف کی مُمانَعت: کوئی بھی نعمت ضائع کرنا سخت گناہ ہے، کھانے کو ضیاع سے بچانے کے لیے بھی نبیِ کریم ﷺ نے انتہائی حکمت بھری تربیت عطا فرمائی ہے۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

- "بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس اُس کے ہر معاملے میں آتا ہے، یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی آتا ہے۔"
- فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى، ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ! "جب تم میں سے کسی کا لقمہ (پاک جگہ پر) گر جائے تو اُسے صاف کر کے کھالے! اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے!"
- فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ۔ "اور جب کھانا کھا چکے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے؛ کیونکہ اُسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصّے میں برکت ہے۔" (صحیح مسلم، حدیث: 2033)

یعنی کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہی لقمہ برکت والا ہو جو نیچے گر گیا یا جو اُنگلیوں اور برتن کے ساتھ لگا رہ گیا؛ لہٰذا کھانے کے کسی حصے کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

کھانے کے بعد حَمْد: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشادِ نبوی روایت کیا: إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ بندۂ مومن سے راضی ہوتا ہے کہ وہ کھانا کھاتا ہے (خواہ تھوڑی مقدار میں ہو) تو اس کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے (چاہے ایک گھونٹ ہو) تو اس کی حمد کرتا ہے۔" (صحیح مسلم: 2734)

---

[1] چُقَنْدَر (Beetroot): شلجم کی قسم میں سُرخ رنگ کی ایک ترکاری

ایّامِ تشریق... کھانے، پینے کے دن

ویسے تو انسان ہر روز، پورا ہفتہ، سارا مہینہ اور سال بھر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں کھاتا، پیتا ہے.. مگر ایّامِ تشریق میں کھانے، پینے کا لُطف ہی کچھ اور ہے؛ کیونکہ اِن دنوں کے بارے میں سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں؛ اِسی لیے عید الفطر کے ساتھ ساتھ 10 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک... پانچ دنوں میں روزہ رکھنا گناہ ہے۔

ابوطَرِیف سیدنا نُبَیْشَۃُ الْخَیْر ہُذَلِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلَّهِ۔ "ایامِ تشریق کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔" (صحیح مسلم، حدیث: 1141۔ سننِ ابوداؤد، حدیث: 2813)

حدیثِ مبارک کی تشریح کرتے ہوئے حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے لکھا: مطلب یہ ہے کہ یہ چار دن (10 سے 13 ذوالحجہ) بندوں کی مہمانی کے دن ہیں، اِن میں بندے ربّ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہے، اِن دنوں میں روزہ رکھنا گویا ربّ تعالیٰ کی دعوت سے انکار کرنا ہے؛ لہٰذا اِن دنوں میں خوب کھاؤ... خوب پیو... اور خوب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو! (مرآۃ المناجیح، بتغیر یسیر)

مقامِ غور: قرآنِ حکیم میں کھانے پینے کی اجازت دیتے ہوئے ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے ایک ایسا جامع کلمہ ارشاد فرمایا جو بیماریوں سے حفاظت کی ضمانت بھی ہے اور دینی مقاصد کی بنیاد بھی۔ ارشادِ ربّانی ہے: وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ "اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو! بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو پسند نہیں۔" [الاعراف 7:31]

سبحان اللہ! کیسا جامع کلام ہے، "حد سے نہ بڑھو" فرما کر کسی بھی طرح سے شریعت کی خلاف ورزی کرنے سے منع فرمادیا۔

بزرگوں نے لکھا کہ کھانے پینے میں اِسراف (حد سے بڑھنے) کی کئی صورتیں ہیں:

⇐ حد یہ ہے کہ صرف حلال طریقے سے کمایا جائے اور حلال ہی کو کھایا جائے، اگر انسان حلال کی پرواہ نہ کرے تو یہ حد سے تجاوُز ہے۔ کسی بھی موقع پر حرام کی اِجازت نہیں۔

⇐ سنت یہ ہے کہ ابھی کچھ بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دیا جائے... تاہم اگر اللہ تعالیٰ کی رِضا والے کام کرنے کے لیے توانائی حاصل کرنے کی نیت سے پیٹ بھر کر کھایا جائے تو اچھا ہے... زیادہ سے زیادہ کھانے کی حد یہ ہے کہ اتنا کھایا جائے جس سے طبیعت خراب نہ ہو... جب کہ اِس قدر کھانا کہ پیٹ خراب ہونے کا اندیشہ ہو، یہ حد سے تجاوز اور ناجائز و حرام ہے۔

(بہارِ شریعت، ج:3(الف)، ح:16، ص:374، ملخصًا، مکتبۃ المدینہ)

⇐ حد یہ ہے کہ انسان وہ چیز کھائے جو اُس کے لیے فائدہ مند ہے، نقصان دہ چیز کھانا حد سے تجاوُز ہے۔

کھانے کے حوالے سے حد میں رہنے کی عادت ڈالنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سرکارِ دوعالَم ﷺ کی سنتِ مبارکہ کے مطابق کھانے کی عادت ڈالی جائے، جیسا کہ خطبہ میں چند آداب کا تذکرہ کیا گیا۔

حرفِ آخر: نعمتِ طعام کی عظمت اور تفکر و شکر کی اہمیت

خالقِ کائنات جَلَّ مَجْدُہٗ کے احسانات عظیم ترین بھی ہیں اور بے شمار بھی۔ احساناتِ ربّانیہ کی حقیقتوں کا اِدراک بھی انسان کے لیے دُشوار ہے اور اُنھیں شمار کرنا بھی اُس کے بس سے باہَر ہے۔

ربِّ کریم کی عظیم نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت "طعام" بھی ہے۔ انسان روزانہ کئی مرتبہ کھانے سے غذا، قوّت اور لذّت حاصل کرتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ فقط نعمتِ طعام میں موجود احساناتِ الٰہیہ کو شمار کرنا بھی انسان کے لیے ممکن نہیں۔

ایامِ تشریق... یعنی 11، 12 اور 13 ذوالحجہ... کو سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن قرار دیا۔ اِن دنوں میں گویا بندے ربِّ کریم کے مہمان ہوتے ہیں۔ اِسی مناسبت سے آج کے خطبہ میں "نعمتِ طعام پر شُکرِ مُدام" کے عنوان سے کچھ باتوں کا تذکرہ کیا گیا۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

⟸ کھانے کی تخلیق، ہمیں اُس کی فراہمی، پھر اُسے اپنے اندر لے جانے اور اُس سے قوّت و توانائی حاصل ہونے سے متعلق ربِّ ذوالجلال نے جو نظام بنایا ہے اُس میں بلاشبہ بے شمار نشانیاں ہیں، جو بتاتی ہیں کہ اِس عظیم الشان نظام کو کوئی چلانے والا ہے جو بے پناہ قدرت بھی رکھتا ہے اور اُس کی حکمتوں کی بھی کوئی انتہا نہیں۔

⟸ نعمتوں میں غور و فکر کرنے سے دل میں ربِّ کریم جَلَّ مَجْدُہٗ کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے اور اُس کی عظمت و قدرت کا اِحساس مزید پختہ ہوتا ہے، یہ جذبات رحمتِ الٰہی سے ایمان کی مضبوطی اور اُس کی ترقّی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے جہاں عمومی طور پر نعمتوں میں غور و فکر کا حکم دیا ہے وہاں بالخصوص کھانے میں تفکر و تدبُّر کی طرف بھی متوجّہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ہمیں طعام کے نِظام میں سوچ بچار کر کے اپنے ایمان کو مضبوط تر کرتے رہنا چاہیے۔

⟸ ہمیں کھانے کی فکر تو بہت ہوتی ہے، حالانکہ اِس کی ضرورت ہی نہیں؛ کیونکہ ہر جان دار کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہے، ضرورت تو اِس بات کی ہے کہ کھانے میں فکر و تدبُّر کر کے ربِّ کریم کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

⟸ نعمتوں پر شکر ادا کرنے سے اُن میں برکت اور اضافہ عطا ہوتا ہے۔ سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ شکر ادا کرنے والے بندے سے ربِّ کریم راضی ہوتا ہے؛ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ عمر بھر، خصوصًا ایامِ تشریق میں جہاں کثرت سے کھانے پینے کی حلال نعمتوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں وہاں اپنے قول و فعل سے ربِّ کریم کے شکر گزار بندے بھی بنیں۔

⟸ شکر کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ نعمتوں کو اُن کے عطا فرمانے والے خالقِ کریم کے حکم کے مطابق استعمال کیا جائے۔ اگر ہم سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنّت کے مطابق کھائیں تو یہ نعمتِ طعام کا بہترین شکر ہو گا۔ خطبہ میں کھانے کی چند سنّتیں مذکور ہوئیں، مثلاً:

- کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کی پختہ عادت ڈالنی چاہیے، اگر کبھی شروع میں پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے

پر بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ پڑھ لینا چاہیے۔

- کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اور کلّی کرنا نہ صرف بیماریوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے بلکہ حدیثِ پاک کے مطابق اِس سے کھانے میں برکت بھی حاصل ہوتی ہے۔
- نقصان دہ چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔ بہت سے نوجوان فاسٹ فوڈ (Fast Food) اور کولڈ ڈرنکس (Cold Drinks) کے شوقین ہیں، حالانکہ یہ چیزیں طبّی طور پر (Medically) صحت کے لیے سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں؛ لہٰذا اِن کے بے تحاشا استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- کھانے سمیت کسی بھی نعمت کو ضائع کرنا گناہ ہے؛ لہٰذا ضرورت کے مطابق کھانا لینا چاہیے، پھر برتن کو صاف کرنا چاہیے۔
- اگر کھانے کا کوئی حصّہ پاک جگہ پر گر جائے تو اُسے اُٹھا کر صاف کرنے کے بعد کھالینا سنّت اور باعثِ برکت ہے۔
- کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹ لینی چاہییں، پھر ہاتھ دھونے چاہییں۔
- کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنی چاہیے۔ عربی میں حمد کے لیے یہ الفاظ بہترین ہیں:
  - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔
  - یَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

⟸ حدیثِ پاک کے مطابق ایامِ تشریق کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں؛ لہٰذا اِن دنوں میں زیادہ سے زیادہ ربِّ کریم کا ذکر کرنا چاہیے، کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنی چاہیے، تسبیح و تحمید اور دُرودِ پاک کی سعادت حاصل کرنی چاہیے۔

⟸ ایّامِ تشریق کا ایک خاص عمل دُعا بھی ہے۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ایّامِ مَعْدُودات (ایامِ تشریق) میں دُعا ردّ نہیں کی جاتی۔[1] چنانچہ اِن دنوں میں کثرت سے دُعائیں بھی کرنی چاہییں۔

شرعی مسئلہ: سنت یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے کی عادت نہ ڈالی جائے، بلکہ ابھی کچھ بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دیا جائے.. تاہم اگر اللہ تعالیٰ کی رِضا والے کاموں پر قوّت حاصل کرنے کی نیت سے پیٹ بھر کر کھایا جائے تو اچھا ہے... زیادہ سے زیادہ کھانے کی حد یہ ہے کہ اتنا کھایا جائے جس سے طبیعت خراب نہ ہو... جب کہ اِس قدر کھانا کہ پیٹ خراب ہونے کا اندیشہ ہو، ناجائز ہے۔ اِسی طرح نقصان دہ چیزوں سے پرہیز کرنا بھی لازم ہے۔ (بہارِ شریعت، ج:3 (الف)، ح:16، ص:374، ملخصًا، مکتبۃ المدینہ)

---

[1] رُوِیَ عَنْ أَبِیْ مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ أَنَّہٗ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ: ھٰذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْأَکْبَرِ، وَھٰذِہِ الْأَیَّامُ الْمَعْلُوْمٰتُ التِّسْعُ الَّتِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ فِی الْقُرْآنِ، لَا یُرَدُّ فِیْھِنَّ الدُّعَاءُ، ھٰذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْأَکْبَرِ وَمَا بَعْدَہٗ مِنَ الثَّلَاثِ اللَّائِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ الْأَیَّامَ الْمَعْدُوْدٰتِ، لَا یُرَدُّ فِیْھِنَّ الدُّعَاءُ، وَھٰؤُلَاءِ جَعَلُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ فِیْھَا ھُوَ ذِکْرَہٗ عَلَی الذَّبَائِحِ۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، لابن رجب، باب فضل العمل فی أیام التشریق)

اللہ تعالیٰ صاحبِ لولاک ﷺ کے طفیل ہمیں نعمتِ طعام سمیت تمام نعمتوں کے زوال اور اُن میں کمی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے!

کھانے اور دیگر احسانات میں تفکّر و تدبُّر کی توفیق سے نوازے اور شکر گزار بندہ بننے کی سعادت عطا فرمائے!

مالکِ مہربان جلّ مجدہٗ حجِ بیت اللہ اور قربانی کا شرف حاصل کرنے والوں کی کاوشوں کو قبولیت سے نوازے! اور ہمیں بھی بار بار اِن سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے!

قادرِ مطلق مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار فرمائے! اہلِ غزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی و بیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، ملک کی تمام سرحدات کی حفاظت فرمائے! اِسے امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ کر دے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!